گرامی قدر محزون ومغموم حضرت مولانا نعیم صاحب، برادر عزیز مولوی محمد اور حضرت والا مرحوم کے تمام ہی متعلقین، متوسلین ومسترشدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیم مسنون آج بروز منگل ۱۲ شعبان ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۳ جولائی ۲۰۱۱ عشاء کی نماز سے قبل شیخ وقت پیر طریقت حضرت مولانا یونس صاحب کے حادثہ وفات کی اطلاع موصول ہوئی۔

إنا للّٰہ وإنّا إلیہ راجعون. ماشاءَ اللّٰہُ کان وما لایشاء لایکونُ. غَفَرَ اللّٰہُ لہ وأسکَنہ جَنّۃَ الفِردَوس، وأفاضَ علیہ شَآبیبَ غُفرانِہ، وأفرَغَ علی قلوبِکم صبراً جمیلاً وعلی مَن فَقَدتُم أجراً جزیلاً بِلُطفِہ ورَحْمَتہ.

قابل احترام حضرت مولانا نعیم صاحب! حضرت والا کی شخصیت اس قحط الرجال کے دور میں ان گنی چنی شخصیتوں میں سے تھی جن کے تصور سے اس پرفتن دور میں امیدیں بندھتی تھیں۔ وہ ان اہل اللہ میں سے تھے جنھوں نے زہد فی الدنیا کی ایک مثال قائم کردی۔ ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ رضائے الٰہی کا پابند ہوکر آخرت کی تیاری میں گزرتا تھا اور جن کی دعاؤں کا سایہ پوری امت کے لئے باعثِ رحمت ہوتا تھا۔ وہ علم وفضل اور زہد وتقوی کے بلند معیار پر فائز ہونے کے باوجود سادگی وتواضع میں سلف کی یادگار تھے۔ اللہ تعالی نے علم دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ اصلاح خلق کا عظیم کام ان سے لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلی چند دہائیوں سے آپ کی شخصیت عموما پورے جنوبی افریقہ کے لیے اور خاص طور پر اہل ڈربن کے لیے مرجع کی حیثیت اختیار کرچکی تھی۔ آپ کے متعلق یہ بات صد فیصد ثابت ہوکر رہی کہ طاب حیا ومیتا۔ آپ کی وفات نے متقدمین کی وفات کے واقعات کی یاد تازہ کردی۔ حماد بن سلمہ نے نماز کی حالت میں وفات پائی۔ عبد اللہ بن مبارک نے مذاکرہ حدیث میں وفات پائی۔ امام ابو یوسف وامام محمد نے فقہی مسئلہ کو حل کرتے ہوئے وفات پائی اور ابو زرعہ حدیث کی تلاوت کرتے ہوئے آخرت کے راہی ہوئے۔ اور ہمارے حضرت والا نے انتہائی پاکیزہ قابل رشک موت پائی۔

حضرت! وفات کی اطلاعات یہاں روزانہ ہی آتی رہتی ہیں مگر آج کی خبر نے تھوڑی دیر کے لیے ہوش وحواس کو ختم کردیا، پوری فضا کو سوگوار کردیا۔ یہ ناکارہ آپ حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کی مغفرت ورفع درجات کے لیے دعا کررہا ہے۔ عشا کی نماز کے بعد سے اجتماعی وانفرادی ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رہا، اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

حق جل مجدہ آپ کو صبر جمل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور حضرت کے باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کے لیے نعم الخلف لنعم السلف کا مصداق بنائے۔ ہمت وتوانائی عطا فرمائے اور حضرت کی نسبت اتحادی آپ کی طرف منتقل فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز.

عباس بن آدم

دار العلوم زکریا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعزیتی بیان بر وفات حضرت مولانا یونس پٹیل صاحب رحمہ اللہ

بروز منگل ۱۲ جولائی ۲۰۱۱ء مطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

گرامی قدر حضرت مولانا نعیم صاحب واہلِ خانہ اور حضرت کے تمام متعلقین و مسترشدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا!

دیگر عرض ہے کہ ابھی کچھ ہی دیر قبل شیخِ طریقت عارف باللہ اختر ثانی حضرت مولانا یونس پٹیل صاحب (جنہیں اب رحمۃ اللہ لکھتے قلم لرزتا ہے) کی وفات حسرت کی اطلاع ملی غفر اللہ لہ ورفع درجاتہ وافاض علیکم صبراً جمیلاً واجراً جزیلاً

حضرت کی وفات ہم سب ہی کے لئے عموماً اور خصوصاً اہلِ ڈربن کے لئے ایک عظیم سانحہ سے کم نہیں ہے واقعتاً آنحضرت کا وجود مسعود اور آپ کی حیاتِ طیبہ متبوں کے لئے سد باب کا درجہ رکھتی تھی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ صحابہ کرام کے لئے اور صحابۂ کرام کی حیات بعد والوں کے لئے امن کا سبب تھی یہی کچھ حال ہمارے حضرت کا بھی رہا اب الامان والحفیظ۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت سعید بن جبیر کی وفات کا حادثہ پیش آیا ۹۵ھ میں ظالم حجاج کے ہاتھ سے تو معاصر علماء میں سے حضرت حسن بصری وغیرہ نے فرمایا سعید بن جبیر کی وفات کا واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے کہ روئے زمین کے تمام علماء ان کے علم کے محتاج تھے یہی صورتِ حال اس وقت محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں کے تمام ہی عوام و خواص نے انہیں مرجع بنا لیا تھا ان کی وفات پر کل صغیر فقد اباہ وکل کبیر فقد اخاہ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ مرحوم و مغفور دونوں ہی طبقہ میں برابر مقبول رہے عوام تو عوام بلکہ پچھلے چند سالوں میں عوام سے زیادہ علماء کا ان کی طرف رجوع یہ ان کے مقبول عند اللہ ہونے کی واضح دلیل ہے اور بقول حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مقبولیت وہی معتبر ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف آئیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حق تعالیٰ نے انہیں گوناگوں صفات اور خوبیوں سے نوازا تھا۔ حضرت باوجود علم و عمل کی گہرائی و گیرائی کے تواضع و خاکساری کے پیکر تھے۔ وہ چھوٹوں سے بھی اس طرح ملاقات کرتے تھے گویا وہ خود ہی چھوٹے ہیں سچ کہا ہے شیخ سعدیؒ نے نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں۔

عام طور پر لوگ افراط اور تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اعتدال سے ہٹ جاتے ہیں مگر حضرت کا یہ کمال تھا بے حد مقبولیت کے باوجود جادۂ اعتدال سے منحرف نہیں ہوئے نہ اس کی زبان پر کسی کی تنقیص و تحقیر آئی اور تمام ہی کے ساتھ ادب و احترام کا سلوک رہا چاہے کسی بھی طبقہ و جماعت کے ساتھ وہ منسلک ہو

حسن بصریؒ نے فقیہ کی تعریف میں فرمایا ہے انما الفقیہ الزاہد فی الدنیا الراغب فی الآخرۃ البصیر بامر دینہ المداوم علی عبادۃ ربہ اگر اس کا کوئی پیکر محسوس دیکھنا ہو تو وہ مرحوم کی ذاتِ گرامی تھی۔

حضرت کی مقبولیت کا اصل راز حضرت کی طرف خود ان کے شیخ وقت عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب ادام اللہ فیوضہم کی توجہات اور دعا تھی اور خود حضرت مرحوم و مغفور کے رگ و ریشہ میں حضرت والا کی محبت و عقیدت رچی بسی تھی اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ وہ یہاں والوں کے لئے اختر ثانی ہو گئے تھے غفر اللہ لہ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

یہ ناکارہ آپ تمام ہی حضرات کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کر رہا ہے حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر درجاتِ عالیہ سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے اور امت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

شریکِ غم
عباس بن آدم الندوی
خادم دار العلوم زکریا۔ زکریا پارک

الملاحظہ: حضرت کی وفات پر ریڈیو اسلام پر کی گئی تقریر کا خلاصہ ہے